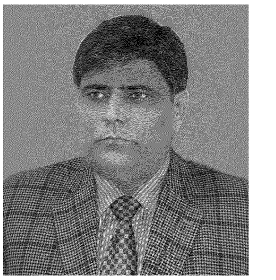

نوید عصمت کاہلوں (اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی اطلاعات)

فون:061-9201587 فیکس:061-9201187 ای میل mlum.dai@punjab.gov.pk, mlum2007@gmail.com

نمبر:۔ 393 مورخہ:۔ 25-04-2017

(ہماری زراعت)

خادم پنجاب۔زراعت اور کسان

(تحریر: نوید عصمت کاہلوں، اسسٹنٹ ڈائریکٹر زرعی اطلاعات)

آج میں جس موضوع کو اپنے زیر قلم کر رہا ہوں اس موضوع پر ہمارے دانشوروں نے بہت کم لکھا ہے۔کاشتکاری اور زراعت ہے تو ملک کی ریڑھ کی ہڈی اور کل آبادی کا 45 فیصد جبکہ دیہی علاقوں کے 65 فیصد افراد کا روزگار زراعت سے وابستہ ہے۔ملکی برآمدات کا 63 فیصد انحصار بھی زراعت پر ہے۔اہم فصلوں کی مجموعی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 70 فیصد ہے۔اسی طرح گندم کا 76 فیصد، کپاس 74 فیصد، دھان 56 فیصد ،گنا 65 فیصد، مکئی 78 فیصد، ترشاوہ پھل 95 فیصد اور 66 فیصد آم کی پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے۔اس طرح صوبہ پنجاب ملک میں فوڈ سیکیورٹی اور غربت کے خاتمہ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ہم سب کو معلوم ہے جب غریب اور چھوٹے کسان قرضہ لیتے اور پھر اصل زر سے زائد سود کی مد میں رقم ادا کرتے۔اس قرضہ کی ادائیگی میں انہیں اپنے مال مویشی کو بھی بیچنا پڑتا۔پھر کہیں جا کر وہ سود در سود کی رقم بینکوں کو لوٹاتے۔اور اکثر اوقات قسط کی رقم میں تاخیر کی وجہ سے انہیں حوالات کی سلاخوں میں بند کر دیا جاتا۔اور دوسری جانب بینکوں سے اربوں روپے لے کر معاف کرانے اور ڈکارنے والے بڑے لوگ دندناتے پھرتے ہیں۔اور ان بڑے قرض خوروں کی معافی اور چھوٹ کیلئے نت نئی سکیمیں متعارف کرائی جاتی رہیں۔لیکن چھوٹا کسان قرضوں کے سود تلے دبتا چلا گیا۔یہ صورت حال جب وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کے علم میں آئی تو انہوں نے ملکی تاریخ میں پہلی بار چھوٹے کاشتکار و مزارعین اور ٹھیکیداروں کیلئے 100 ارب روپے کی خطیر رقم سے بلاسود قرضوں کی سکیم متعارف کرا کے تاریخ رقم کرادی۔اس سکیم کے تحت چھوٹے کاشتکاروں کو ربیع کیلئے 25 ہزار اور خریف کیلئے 40 ہزار روپے فی ایکڑ بلاسود قرضوں کا اجراء جاری ہے۔کاشتکاروں کی سہولت کیلئے کسان کارڈ کا اجراء بھی جلد کیا جا رہا ہے۔فارم میکنائزیشن کیلئے 36 ہائی ٹیک سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔تمام فصلوں کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈز کا قیام بھی عمل میں لایا جا چکا ہے۔زرعی اجناس کی بہتر قیمتوں کے حصول کیلئے ویئر ہاؤسز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ان منصوبوں سمیت کاشتکاروں کی فلاح کے متعدد منصوبوں پر عمل جاری ہے۔ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ پچھلی حکومتوں کے ادوار میں ڈی اے پی کی فی بوری قیمت 4 سے 5 ہزار روپے تک پہنچ چکی تھی جو کہ کاشتکاروں کی قوت خرید سے باہر ہو چکی تھی۔اسی طرح یوریا کی فی بوری قیمت

2200 روپے تک پہنچ چکی تھی۔ اور ستم ظریفی یہ تھی کہ اتنی مہنگی کھادیں خریدنے کیلئے کاشتکاروں کو سارا دن قطاروں میں لگنا پڑتا۔ اور پھر اس وقت کی حکومت نے یوریا درآمد کر کے اپنے چہیتوں میں اس کی بندر بانٹ کردی جنہوں نے یہ کھاد معصوم کاشتکاروں کو مہنگے داموں فروخت کر کے اپنی تجوریاں بھر لیں یہ بھی ایک لمبی اور دردبھری داستان ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزارت زراعت کا قلمدان بھی ایک عملی کاشتکار نعیم اختر خان بھابھہ کو سونپا ہے۔ جو کاشتکاروں کے حقیقی مسائل سے بخوبی آگاہی رکھتے ہیں۔ اور محکمہ زراعت کے انتظامی امور چلانے کی خاطر سیکرٹری زراعت کے عہدہ پر محمد محمود جیسے افسر کی تعیناتی کی گئی جو روزانہ تقریباً 18 گھنٹے سے زائد کام کرتا ہے۔ اور کاشتکاروں کی فلاح کیلئے نت نئے اور Innovative Ideas متعارف کرانے میں اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا رہا ہے۔ محکمہ زراعت نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر سبسڈی کے ثمرات کاشتکاروں کی دہلیز تک بڑے شفاف انداز میں پہنچا رہا ہے۔ بجلی کے ٹیرف میں کمی اور زرعی ادویات پر تمام ٹیکسز کا خاتمہ بھی فصلوں کی لاگت کاشت میں کمی لانے کا بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کاشتکاروں کے مسائل اور ان کے حل کیلئے اگر کسی حکومت نے عملی اقدامات کیے ہیں تو وہ موجودہ حکومت ہے۔ محمد محمود نے محکمہ کا انتظامی چارج سنبھالتے ہی افسران اور دوسرے عملے کو خواب خرگوش سے جگایا اور ہدایت کی کہ کاشتکاروں کی رہنمائی کیلئے اپنی سرگرمیاں تیز کریں۔ تاکہ پنجاب کے کاشتکاروں کو دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے کاشتکاروں کے ہم پلہ کیا جا سکے۔ زراعت کے میدان میں جدت، مہارت اور انفارمیشن کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کے استعمال سے انقلاب برپا کیا جا سکے۔ فصلوں کی کاشت اور پیداوار کے اہداف کے حصول کو یقینی بنایا جا سکے۔ کپاس کی 10 ملین گانٹھ کی پیداوار کے حصول کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں۔ صوبہ پنجاب کا چیف ایگزیکٹو جیسے انتھک اور قوم کا درد رکھنے والا انسان ہے ویسے ہی محکمہ زراعت کا انتظامی افسر محمد محمود بھی نہایت قابل، محنتی، فرض شناس، انتھک اور کسانوں کا درد رکھنے والا انسان ہے۔ جو بیوروکریٹک سوچ سے بالاتر ہو کر سوچتا ہے اور کام کرتا ہے۔ حکومت پنجاب کی کسان دوست پالیسیوں کی بدولت کاشتکار طبقہ بھی خوشحال ہو رہا ہے۔ اب وقت کے گزرتے دھارے کے ساتھ کاشتکار طبقہ کا معیاری زندگی بلند ہو رہا ہے۔ ملک زرعی خود کفالت کی طرف گامزن ہے۔ کاشتکار طبقہ ہی ہماری معاشی سرحدوں کا محافظ ہے۔ جس کے مفادات کا تحفظ حکومت وقت بہترین انداز میں کر رہی ہے۔

0-0-0-0-0